السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے صبح طواف وداع کیا، پھر سوگیا اور اس نے عصر کے بعد سفر کا ارادہ کیا، تو کیا اس پر کچھ لازم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمرے اور حج کی صورت میں دوبارہ طواف وداع کرنا اس کے لیے لازم ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَا يَنفِرَ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ» (صحیح مسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطہ عن الحائض، ح: ۱۳۲۷»

''کوئی شخص کوچ نہ کرے حتیٰ کہ وہ آخری وقت بیت اللہ میں گزار لے۔''

آپ نے یہ بات حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمائی تھی، اور طواف وداع کے وجوب کی ابتدا اسی وقت سے ہے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے عمرہ ادا فرمایا تھا مگر یہ ثابت نہیں کہ واپسی کے وقت آپ نے طواف وداع بھی فرمایا ہو کیونکہ طواف وداع تو حجۃ الوداع کے موقع پر واجب ہوا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

(اِصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ» (صحیح البخاري، الحج، باب غسل الخلوق ثلاث مرات، ح: ۱۵۳۶، وصحیح مسلم، الحج، باب ما یباح للمحرم بحج أو عمرة، ح: ۱۱۸۰، ۲۷۹۸، ۶»

''اپنے عمرے میں بھی تم اس طرح کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔'' یہ حکم عام ہے لیکن اس سے وقوف، نیز منیٰ میں رات بسر کرنا اور رمی مستثنیٰ ہیں کیونکہ یہ احکام بالاتفاق حج کے ساتھ مخصوص ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر احکام عام ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کو حج اصغر کے نام سے بھی موسوم فرمایا ہے جیسا کہ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی اس طویل اور مشہور حدیث میں ہے، (سنن الدار قطنی: ۲/۲۸۵)

جسے علماء نے قبولیت سے نوازا ہے، اگرچہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن علماء کے قبولیت سے نوازنے کی وجہ سے یہ حدیث صحیح کے قائم مقام ہے، نیز اس لیے بھی کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ... ۱۹۶ سورة البقرة

''اور حج اور عمرے کو اللہ (کی خوشنودی) کے لیے پورا کرو۔''

لہذا طواف وداع کا تعلق اگر اتمام حج سے ہے، تو اس کی بنیاد پر اس کا تعلق اتمام عمرہ سے بھی ہوگیا اور پھر اس لیے بھی کہ عمرہ کرنے والا یہ شخص مسجد الحرام میں طواف کے ساتھ داخل ہوا تھا، لہذا اسے یہاں سے جاتے وقت بھی طواف کرنا چاہیے۔ بہر حال حج کی طرح عمرے میں بھی طواف وداع واجب ہے اور ایک اور حدیث میں ہے:

(اذا حج الرجل أَوِ اعْتَمَرَ فلا یخرج حتی یکون آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ» (سنن أبي داود، المناسک، باب في الوداع، ح: ۲۰۰۲، وجامع الترمذی، الحج، باب ما جاء من حج أو اعتمر فلیکن آخر عہدہ بالبیت، ح: ۹۴۶»

''جو شخص اس گھر کا حج یا عمرہ کرے، اسے آخری وقت بیت اللہ میں گزارنا چاہیے۔''

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ یہ حجاج بن ارطاۃ کی روایت ہے۔ اگر یہ روایت ضعیف نہ ہوتی، تو اس مسئلے میں یہ نص قطعی ہوتی لیکن ضعیف ہونے کی وجہ سے یہ روایت ناقابل استدلال ہے، البتہ وہ اصول جو ہم نے ابھی ابھی بیان کیے ہیں، وہ اس بات کی دلیل ہیں کہ عمرے میں بھی طواف وداع واجب ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے کیونکہ عمرے میں جب آپ طواف وداع کریں گے، تو کوئی یہ نہیں کہے گا کہ آپ نے غلطی کی ہے لیکن اگر آپ طواف وداع نہیں کریں گے، تو جس کے نزدیک طواف وداع واجب ہے، وہ ضرور یہ کہے گا کہ آپ نے غلطی کی ہے، طواف وداع کرنے والا ہر حال میں صحیح ہے، جب کہ طواف نہ کرنے والا بعض اہل علم کے بقول خطا کار ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

محدث فتویٰ